افسوس ہے پچھلے دنوں عالمِ اسلام کے دو بلند پایہ اور نامور شخصیتیں ہم سے جُدا ہوگئیں، اور یہ دونوں مصری تھیں، ایک ڈاکٹر طٰہٰ حسین اور دوسرے شیخ ابوزہرہ - اول الذکر بچپن میں ہی نابینا ہوگئے تھے لیکن اس کے باوجود علم و فضل اور ادب و انشا میں وہ کمال پیدا کیا کہ نہ صرف مصر کے بلکہ مشرق کی ایک نامور شخصیت بن گئے، انھوں نے جامعۂ ازہر قاہرہ یونیورسٹی اور پھر فرانس میں تعلیم حاصل کی تھی، اس بنا پر وہ کلاسکل اور جدید دونوں ادبیات کے مبصر اور صاحبِ فن نقاد تھے، ایک زمانہ میں پروفیسر مارگولیوتھ کی ہمنوائی میں انھوں نے "الشعر الجاہلی" کے نام سے جو کتاب لکھی تھی اس پر مصر میں ان کے خلاف اس قدر شدید ہنگامے ہوئے کہ لوگوں نے ان کا سوشل بائیکاٹ کر دیا اور گورنمنٹ نے بھی کتاب کی اشاعت ممنوع قرار دے دی، اس کے بعد ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے قابلِ اعتراض حصہ کو خارج کرکے اسی کتاب کو "الادب الجاہلی" کے نام سے شائع کیا، اس کے علاوہ اور متعدد کتب، مثلاً حدیث الاربعاء تین جلدوں میں، علی ہامش السیرۃ، الشیخان، الفتنۃ الکبریٰ، مراۃ الاسلام، الایام، وغیرہا مرحوم کی یادگار ہیں لیکن ان کا اصل میدان ادبی تنقید تھا - علاوہ ازیں وہ ایک خاص طرزِ تحریر کے بانی اور موجد تھے جس میں نسیم سحر کی لطافت، دریا کی روانی شعلہ کی لپک اور سیلِ رواں کی طاقت سب گھل مل گئے ہیں - عرب کی نئی نسل کے ذہن اور فکر پر ڈاکٹر طٰہٰ حسین کے قلم کے بہت گہرے اثرات ہیں اور اس حیثیت سے وہ بے شبہ عہدِ جدید کے ادبی معماروں میں ایک ممتاز مرتبہ و مقام کے مالک ہیں -

---

شیخ محمد ابوزہرہ عصرِ حاضر کے نہایت فاضل اور بلند پایہ عالم و محقق اور مصنف تھے فقہ، اس کے اصول اور تاریخ پر ان کی نظر بہت گہری اور وسیع تھی - چنانچہ ائمۂ اربعہ، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل ان میں سے ہر ایک